سوال

ولدزنا کا نسب اوراس پر مرتب ہونے والے احکام

جواب

الحمد للہ.

ں :

ں کہ وہ ہماری اورآپ کی بخشش فرمائے ، اوراچھی توبہ اوراللہ سبحانہ وتعالی کی طرف رجوع کرنے کی توفیق دے ، اورا پنے فضل وکرم سے ہم سب کو نیک وصالح اولاد عطا کرے .

بہ اورہدایت سب سے بہتر چیز ہے جس کی بندے کو دنیا میں توفیق حاصل ہوتی ہے ، اور ہم پر اللہ کی یہی سب سے [illegible] صحیح مسلم کی حدیث نمبر (2702) میں وارد ہے .

م :

عی اولاد کو منسوب کرنے کے متعلق فقہاء کرام نے شرح وبسط کے ساتھ تفصیلا کلام کی ہے ، ان کا کہنا ہے :

، عورت سے زنا کیا گیا ہے اس کی دو حالتیں ہونگی :

حالت :

رہ ہو یعنی کسی کی بیوی ہو ، اس حالت میں جو بچہ بھی پیدا ہوگا وہ خاوند کی طرف منسوب کیا جائیگا کسی اور کی طرف منسوب نہیں ، چاہے وہ یقینی طور پر کسی اور کا بھی ہو جس نے اس سے زنا کیا ہو ، لیکن اگر خاوند اور بیوی کے درمیان لعان ہو جائے اور خاوند بچہ کا انکار کردے تو اس صورت بچہ خاوند کی طرف نہی بلکہ ما

ری حالت :

غیر شادی شدہ ہو :

اگر اس حالت میں زنا کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کو منسوب کرنے میں علماء کا اختلاف ہے آیا اسے زنا کرنے والے کی طرف منسوب کیا جائیگا یا کہ ماں کی طرف ؟

بر (117) اور (2103) اور (3625) کے جوابات میں بیان کیا جا چکا ہے آپ ان کا مطالعہ کریں .

ہے کہ : راجح یہی ہے کہ زانی کی طرف بچہ منسوب کرنا صحیح نہیں ، اس لیے ولد زنا کو زانی کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں ، بلکہ اسے بچے کی ماں کی طرف منسوب کیا جائیگا ، چاہے بچہ کسی معین زانی کے ہونے کا قطعی طور پر یقین بھی ہو .

تقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

م کے اقوال میں صحیح قول یہی ہے کہ بچہ وطئ کرنے والے کی طرف اسی حالت میں منسوب ہوگا جب یہ وطئ صحیح یا فاسد یا شبہ نکاح میں ہو ، یا پھر ملک یمین اور شبہ ملک یمین میں کی گئی ہو ، تو اس حالت میں بچے کا نسب ثابت ہوگا اور وہ ایک دوسرے کے وارث ہونگے .

وطئ زنا میں ہو تو پھر بچہ زانی کی طرف ملحق نہیں کیا جائیگا ، اور نہ ہی اس کی طرف نسب ثابت ہوگا ، اس بنا پر وہ اس کا وارث بھی نہیں بنے گا " انتہی

ء (387/20).

فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے :

ں کی ماں کی طرف منسوب کیا جائیگا ، اور اگر اسکی ماں مسلمان ہو تو اس بچے کا حکم بھی باقی سارے مسلمانوں جیسا ہوگا ، اور ماں کے جرم یا اس کی ماں کے ساتھ زنا کرنے والے کی جرم کی بنا پر نہ تو بچے کو عیب دیا جائیگا ، اور نہ ہی اس کا مؤاخذہ .

نکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگی " انتہی

ء (34/22).

م :

ہے کہ نسب کے ثبوت کے نتیجہ میں بہت سارے احکام پر کلام کرنا پڑتی ہے ، جس میں رضاعت اور پرورش اور ولایت اور اخراجات ونفقہ اور وراثت اور قصاص چوری کی حد اور حد قذف اور گواہی وغیرہ کے احکام .

ں ہے کہ ولد زنا کا زانی کے ساتھ نسب ثابت نہیں ہوتا ، تو پھر غیر شرعی والد پر مندرجہ بالا احکام بھی ثابت نہیں ہونگے ، بلکہ ان میں اکثر احکام کی متحمل ماں ہوگی .

شرعی باپ (یعنی زانی) کے ایک چیز باقی رہتی ہے اور وہ حرمت نکاح کا مسئلہ ہے ، عام اہل علم کے ہاں زنا سے پیدا شدہ بچے اور اس کے باپ اور اس کے رشتہ داروں کے مابین نکاح کی حرمت کے احکام ثابت ہونگے .

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

دمی کے لیے زنا سے پیدا شدہ بیٹی اور بیٹے کی بیٹی اور بیٹی کی بیٹی اور زنا کی بھتیجی اور بھانجی سے پیدا شدہ کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے ، عام فقہاء کا قول یہی ہے " انتہی

ن (485/7).

یخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا زنا سے پیدا شدہ بیٹی کے ساتھ اس کا زانی باپ نکاح کر سکتا ہے ؟

ب :

" الحمد للہ :

ور علماء کرام کا مسلک یہ ہے کہ اس سے شادی کرنی جائز نہیں، اور قطعی طور پر صحیح بھی یہی ہے " انتہی

ی (134/32).

ر الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

ں کے لیے زنا سے پیدا شدی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے، اس کی صراحت اس آیت میں پائی جاتی ہے :

"حرام کی گئی ہیں تم پر تمہارے مائیں اور تمہاری بیٹیاں"

وی طور پر وہ اس کی بیٹی ہے، اور اس کے نطفہ سے ہی پیدا ہوئی ہے، اس لیے ابن زنا اپنی ماں پر حرام ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی رائے یہی ہے، اور مالکیہ اور حنابلہ کا یہی مذہب ہے " انتہی

یۃ (210/36).

م :

چھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر زنا سے پیدا شدہ آپ کے بیٹے کے لیے آپ کی بیٹیوں نے نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ اس کی بہنوں کے مقام پر ہیں اور اسی طرح آپ کی بیوی بھی.

ں کہ وہ ان کا محرم ہے اور ان کے لیے ان سے خلوت کرنا جائز ہوگا، یا پھر وہ اس کی موجودگی میں پردہ نہ کریں، کیونکہ نکاح میں حرمت سے ابدی حرمت لازم نہیں آتی جس سے خلوت وغیرہ مباح ہو جائے، یہ ایک زائد حکم ہے جو صرف شرعی محرم کے لیے ہی ثابت ہوتا ہے؛ اس لیے اس پر متنبہ رہنا ضروری

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

رام : یہ زنا ہے جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور اس سے محرمیت یعنی محرم بننا ثابت نہیں ہوتا، اور نہ ہی دیکھنا مباح ہو جاتا ہے " انتہی بتصرف

نی (482/7).

سے حسن سلوک کرنے میں مانع نہیں، اور اسے مسلمان بنانے اور اس کو فیملی سے مربوط کرنے میں مانع نہیں بنے گا، لیکن صرف اتنا ہے کہ اسے زنا کرنے والے باپ کی جانب منسوب نہ کیا جائے، اور نہ ہی فیملی کی لڑکیاں اس سے پردہ کرنے میں کوئی تساہل اور کوتاہی کریں.

لی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو خیر و بھلائی اور سیدھی راہ کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.

م سوال وجواب

85043